

جہاد کرنے والوں کا درجہ

<?xml encoding="UTF-8?">

سورہ توبہ آیت ۱۹ تا ۲۲

أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ. وَ اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. الَّذِينَ آمَنُوا هَاجَرُوا وَ جَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ. وَ أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ. يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَ جَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

ترجمہ:

آیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد الحرام کو تعمیر اور آباد کرنا اس شخص (کے عمل) کی مانند قرار دیا ہے جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے؟ یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہوسکتے، اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو لوگ ایمان لے آئے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا پروردگار انہیں اپنی طرف سے رحمت، رضامندی اور بہشت کے ان باغوں کی نوید دیتا ہے جن میں ان کے لئے ابدی نعمتیں ہیں۔ وہ ان میں تابد رہیں گے۔ یقیناً خداوندِ عالم کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

نکات:

* رسول اکرم ؐ کے چچا جنابِ عباس اور جنابِ شیبہ ایک دوسرے پر فخر جتا رہے تھے۔ عباس کہنے لگے، ”یہ میرے لئے نہایت ہی فخر کی بات ہے کہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں“ اور شیبہ کہنے لگے کہ ”میں خانہ کعبہ کا کلیدبردار ہوں۔“ اس پر حضرت علی نے فرمایا: ”میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ آپ لوگوں سے کم سن ہوں لیکن آپ لوگ میری شمشیر اور جہاد کی وجہ سے ایمان لائے ہو۔“ حضرت عباس کو یہ بات بری لگی تو انہوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کردی، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منقول از تفسیر نمونہ)

* حضرت علی نے بار بار اس آیت کے ذریعے اپنی اولویت اور افضلیت ثابت کی ہے، کیونکہ ایمان اور جہاد ان تمام خدمات سے بالاتر ہے جو دورانِ شرک انجام دی گئی ہوں، کیونکہ ان خدمات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

پیام:

۱۔ اپنے اعمال پر نہیں اترانا چاہئے کیونکہ ایمان کے بغیر عمل کی حیثیت سراب کی سی ہے یا بے روح جسم کی

سی۔

۲۔ مخلص مجاہد دوسروں سے برتر ہیں چاہے دوسروں کے کام بڑے اہم ہی کیوں نہ ہوں۔ (أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ)

۳۔ باایمان مجاہدوں کو دوسروں کے ہم پلہ جاننا معاشرتی مظالم میں سے ایک ظلم ہے۔ (الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ)

۴۔ تقویٰ کی طرح ایمان، ہجرت اور جہاد بھی تمام نیکیوں میں سرِ فہرست ہیں۔ (أَعْظَمَ دَرَجَةً)

۵۔ اگر لوگوں کے نزدیک قبائلی اور نسلی امتیاز قابلِ قدر ہے تو خدا کے نزدیک ایمان، ہجرت اور جہاد امتیاز ہیں۔

(عِنْدَ اللَّهِ)

۶۔ ایمان دوسرے تمام کمالات کے لئے ضروری ہے۔ (أَمْنُوا)

۷۔ تمام مقدس کاموں کی قدر و قیمت نیت پر منحصر ہے۔ (فِي سَبِيلِ اللَّهِ)

۸۔ اصل کامیابی اور کامرانی صرف اور صرف ایمان کے زیرِ سایہ ہی ممکن ہے۔ (هُمْ الْفَائِزُونَ)

۹۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی مہاجر اور مجاہد مومنین کو بہشت کی نوید دی ہے۔ (يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ)

۱۰۔ کسی دین کے جامع ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ فطرت کے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے پیروکاروں کو

امید بھی دلاتا ہے۔ (يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ)

۱۱۔ اگر خدا کی خوشنودی کے لئے فانی نعمتوں سے دستبردار ہو جائیں تو ابدی نعمتوں سے بہرہ مند ہوں

گے۔ (نَعِيمٌ مُّقِيمٌ)

۱۲۔ دنیوی نعمتوں کے لئے زوال اور فنا بہت بڑی آفت ہے جب کہ آخرت میں اس قسم کی کوئی آفت نہیں ہوگی۔

(مُقِيمٌ، خَالِدِينَ، أَبَدًا)

۱۳۔ جو خدا ساری دنیا کو ”قلیل“ کہتا ہے وہی مجاہدین کے اجر کو (عظیم) کہہ رہا ہے۔

۱۴۔ خداوندِ عالم ہماری قلیل اور فانی چیزوں کو بہت بڑی قیمت کے بدلے خریدتا ہے حالانکہ ہمارے پاس جو کچھ

بھی ہے، وہ بھی اسی کا دیا ہوا ہے۔